02

إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ (الانعام:6/162)

یقیناً میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ رب العالمین (ہی) کے لیے ہے۔

عید الاضحیٰ

[عشرہ ذوالحجہ کی فضیلت اور قربانی کے مسائل]

قرآن وحدیث سے ماخوذ

تالیف وتخریج

ڈاکٹر طارق ہمایوں شیخ حفظہ اللہ

ترتیب وتہذیب

ابو عاصم رحمت بیگ حفظہ اللہ

نظر ثانی

مولانا مبشر احمد مدنی حفظہ اللہ

پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

ولایت سنز
walayatsons

لاہور • کراچی • پاکستان

چاند دیکھنے کی دُعائیں

• اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ
وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَ رَبُّكَ اللّٰهُ

اے اللہ اس چاند کو ہمارے لئے امن وامان اور سلامتی
واسلام والا بنا۔ (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

جامع ترمذی صفحہ 183 جلد2

• هِلَالُ خَيْرٍ وَّ رُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَّ رُشْدٍ
هِلَالُ خَيْرٍ وَّ رُشْدٍ اٰمَنْتُ بِالَّذِیْ خَلَقَكَ

خیریت اور ہدایت کا چاند ہو، خیریت اور ہدایت کا چاند ہو، خیریت اور
ہدایت کا چاند ہو، مَیں اس ذات پر ایمان لایا جس نے تجھے پیدا کیا۔

سنن ابو داؤد صفحہ 329 جلد 2

• اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ ذَهَبَ بِشَهْرِ
كَذَاوَ جَآءَ بِشَهْرِ كَذَا

سب تعریف اس اللہ کی ہے جو ایسا مہینہ لے گیا
اور ایسا مہینہ لے آیا۔

سنن ابو داؤد صفحہ 339 جلد2

إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (الانعام:162/6)

یقیناً میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ رب العالمین (ہی) کیلئے ہے۔

عید الاضحیٰ

[عشرہ ذوالحجہ کی فضیلت اور قربانی کے مسائل]

قرآن وحدیث سے ماخوذ

تالیف وتخریج

ڈاکٹر طارق ہمایوں شیخ حفظہ اللہ

ترتیب وتہذیب

ابو عاصم رحمت بیگ حفظہ اللہ

نظر ثانی

مولانا مبشر احمد مدنی حفظہ اللہ

پبلشرز، ڈسٹری بیوٹرز

walayatsons

لاہور • کراچی • پاکستان

فہم قرآن انسٹیٹیوٹ (رجسٹرڈ)

E-94، چناب بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ 54570 پاکستان

فون: 7441199 ,7443434 ,042-6311513-4

نام کتاب ❁ عید الاضحیٰ
[عشرہ ذوالحجہ کی فضیلت اور قربانی کے مسائل]
قرآن وحدیث سے ماخوذ

تالیف وتخریج ❁ ڈاکٹر طارق ہمایوں شیخ حفظہ اللہ
ترتیب وتہذیب ❁ ابو عاصم رحمت بیگ حفظہ اللہ
نظر ثانی ❁ مولانا مبشر احمد مدنی حفظہ اللہ
نگران اشاعت ❁ عاصم مرزا
ڈیزائننگ ❁ چودھری زاہد لطیف
پروف ریڈنگ ❁ قاری عبد الوحید عابد
ناشر ❁ فہم قرآن انسٹیٹیوٹ (رجسٹرڈ)
پہلا ایڈیشن ❁ دسمبر 2008ء
تعداد ❁ 2000
سائز ❁ 4.75"x7.00"
صفحات ❁ 44
طابع ❁ ولایت سنز (پبلشرز)

ہیڈ آفس لاہور: محمدی ہاؤس، ۱۴۔ ایبٹ روڈ، لاہور۔ پاکستان
فون: 4 - 6311513 فیکس: 042-6311512
ای میل: walayatsons@yahoo.com

کراچی آفس: 4۔ عدنان مینشن، پاکستان چوک، کراچی۔ پاکستان
فون: 2633693 فیکس: 021-2633246
ای میل: walayatsons@sat.net.pk

ISBN 978-969-8738-07-5
آئی ایس بی این ❁ 978-969-8738-07-5
قیمت ❁

ملنے کا پتہ: ولایت سنز (پبلشرز)
محمدی ہاؤس، 14۔ ایبٹ روڈ، لاہور
فون: 4 - 6311513 (042)

حُسنِ ترتیب

مضامین	صفحہ
عیدگاہ میں نماز ادا کرنا	21
عیدگاہ جاتے اور واپس آتے راستہ بدلنا	21
عیدالاضحیٰ کی نماز جلد ادا کرنا	21
عورتوں کا نمازِ عید کیلئے جانا	21
حیض والیوں اور کنواری لڑکیوں کا عیدگاہ جانا	22
عید کی مبارک باد دینا	22
قربانی کے جانور ذبح کرنا	23
قربانیوں کا گوشت کھانا	23
عید کے دن خوشی منانا اور کھیل کھیلنا	23
نمازِ عید کے مسائل	24
نمازِ عید سے پہلے اور بعد کوئی نماز نہیں	24
دو رکعت نمازِ عید ادا کرنا	24
نمازِ عید کیلئے اذان و اقامت	24
نمازِ عید میں تکبیرات	24
نمازِ عید کے بعد خطبہ	24

مضامین	صفحہ

مضامین	صفحہ
قربانی کے جانور کا خصّی ہونا	35
قربانی کے جانور کا حاملہ ہونا	35
دودھ دینے والے جانور کی قربانی منع ہے	35
قربانی کا ثواب	35
قربانی کیلئے کتنے جانور ذبح کرنے چاہیں	36
ریا کاری سے اجتناب کرنا چاہیے	36
قربانی کے جانور میں حصہ داری	37
قربانی کا گوشت ذخیرہ کرنا	37
قربانی کب تک کی جاسکتی ہے؟	38
قربانی کے جانور ذبح کرنے کا طریقہ اور آداب	39
قربانی عیدگاہ میں ذبح کرنا	39
جانور ذبح کرنے کا اوزار	40
ذبح کرتے وقت جانور کی گردن پر پاؤں رکھنا	40
ذبح کرتے وقت جانور کا رخ قبلہ کی طرف کرنا	40
ذبح کرتے وقت تکبیر پڑھنا اور دُعا کرنا	40

مضامین	صفحہ

بسم الله الرحمن الرحيم

قُربِ الٰہی کا حصول

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّآتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ، وَأَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَأَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، اَمَّا بَعْدُ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ ربّ العالمین نے پوری کائنات کو لفظ کُنْ کہہ کر پیدا فرمایا۔ لیکن جب سیدّنا آدم علیہ السلام کو بنانے کی باری آئی تو انہیں اپنے ہاتھ سے تخلیق کیا اور تمام ملائیکہ کو انہیں سجدہ کرنے کا حکم دیا۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں سے بے پناہ محبت ہے، وہ بالکل نہیں چاہتا اس کے بندے جہنم کی آگ کا ایندھن بنیں۔ وہ تو چاہتا ہے کہ اس کے بندے اس کے بتائے ہوئے راستہ پر چلتے ہوئے زندگی گذاریں۔ اسی مقصد کے حصول کے لئے اس نے انبیائے کرام علیہم السلام کے ذریعے بنی آدم کیلئے نجات کے راستے بتائے اور بہترین اور آسان طریقے اور ذرائع مقرر فرمائے۔ 9

اُمت مسلمہ پر ربّ العالمین کی خاص عنایت ہے کہ اس نے تھوڑے وقت میں اس کے بتائے ہوئے راستہ پر چلتے ہوئے عمل کرنے کا ثواب اور اجر بے انتہا رکھا ہے۔ فجر کی دو سنتوں کا اجر، نمازِ جمعہ میں امام سے پہلے آکر بیٹھنے کا اجر، رات کی نماز (تہجد) کا ثواب، ماہ رمضان کا ثواب، آخری عشرہ رمضان کا اجر، لیلۃ القدر کا اجر، عیدین کی فضیلت، ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں کا ثواب، وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے ان راستوں پر چل کر بندہ اپنے ربّ کا قرب حاصل کرسکتا ہے اور دنیا اور آخرت کی ذلت ورسوائی سے

بچتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی جنتوں میں داخل ہو سکتا ہے۔

ذوالحجہ کے ابتدائی دس ایام میں مناسک حج کا اہتمام ہوتا ہے۔ اللہ رحیم نے ان لوگوں کے لئے بھی جو حج کی سعادت حاصل نہ کر سکیں، ان ایام کو نیک اعمال کے لئے سال کے تمام دنوں سے زیادہ فضیلت والا قرار دے کر نیکیاں کمانے کا راستہ دکھایا ہے۔ انہی ایام میں سنت ابراہیمی پر چلتے ہوئے دس ذوالحجہ کو مخصوص جانور کی قربانی کرنا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہو سکے۔

لفظ قربانی ثلاثی مجرد باب "ک" ، ماضی مضارع **قَرُبَ يَقْرُبُ** مصدر **قُرْبَانٌ** بمعنی "قرب حاصل کرنا/ خوشنودی حاصل کرنا/ قریب ہونا" کے آخر میں یاء [ی] نسبتی لگانے سے بنا ہے۔

قربانی کی ابتدا سیّدنا آدم علیہ السلام کے بیٹوں ہابیل اور قابیل کے مابین ایک جھگڑے کا فیصلہ کرنے سے شروع ہوئی۔ دونوں نے اللہ کی بارگاہ میں اپنی اپنی قربانی پیش کی، ایک بیٹے کی قربانی اللہ نے قبول فرمالی اور دوسرے کی رد کر دی۔ 10

اللہ تعالیٰ نے ہر اُمت کے لئے قربانی کرنا مقرر فرمایا اور اس کا تذکرہ قرآن کریم میں یوں فرمایا:

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۗ فَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا (الحج:34/22)

[اور ہم نے ہر اُمت کے لئے قربانی کرنا اس غرض سے مقرر کیا تھا کہ (اس اُمت کے) لوگ (قربانی کرتے وقت) ان چوپایوں پر اللہ کا نام لیں جو اس نے انہیں عطا کئے ہیں۔ پس (لوگو، یاد رکھو،) تمہارا معبود وہی ایک معبود ہے (اور جب اس کے سوا کوئی معبود نہیں) تو (چاہیے کہ) اسی کے فرمانبردار بنو]۔

دس ذوالحجہ کو قربانی کرنا جد الانبیاء سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے، اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ

کے متعلق قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ﴿١٠٣﴾ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿١٠٤﴾ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٠٥﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ﴿١٠٦﴾ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ﴿١٠٧﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٠٨﴾ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿١٠٩﴾ كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١١٠﴾ (الصّٰٓفّٰت 37/103-110)

[پھر جب دونوں (باپ بیٹے) تعمیل حکم (الٰہی) پر آمادہ ہو گئے اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل (زمین پر) ڈال دیا، (تو ہماری رحمت جوش میں آئی) اور ہم نے آواز دی، اے ابراہیم علیہ السلام! واقعی تُو نے خواب سچ کر دکھایا (اب ہم تجھے بڑے بڑے مراتب دیں گے اور) نیکو کاروں کو ہم ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔ یقیناً یہ ایک واضح اور بڑی آزمائش تھی۔ اور ہم نے ایک بڑی قربانی اس (بچے) کے بدلے میں دے دی۔ اور (ابراہیم علیہ السلام کے بعد) آنے والی اُمتوں میں اس عمل خیر کو باقی رکھا۔ کہ (سارے جہان میں ہر طرف سے) سلام ہے ابراہیم علیہ السلام پر۔ ہم نیکو کاروں کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں]۔

قرب الٰہی کے حصول کی خاطر (سنت ابراہیمی پر چلتے ہوئے) مخصوص اوقات میں مخصوص جانور/جانوروں کو ذبح/نحر کرنے کا نام قربانی ہے۔

اللہ ربّ العزت کا فرمان ہے:

هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِى الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ۭ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ۭ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ڏ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَاۗءَ عَلَي النَّاسِ ښ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ۭ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ (الحج 22/78)

[اس (اللہ) نے تمہیں (دنیا کے لوگوں میں سے) منتخب فرمایا اور دین (کے بارے)

میں تم پر کسی قسم کی تنگی نہیں رکھی۔ (لہٰذا تم سب) اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کے دین پر (قائم رہو)۔ اس (اللہ) نے پہلے بھی تمہارا نام "مسلم" رکھا تھا اور اس (قرآن) میں بھی (تمہارا یہی نام ہے)، تاکہ رسول تم پر گواہ رہے اور تم (دوسرے) لوگوں پر گواہ۔ پس تم نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور اللہ (کی رسی) کو مضبوط پکڑ لو۔ وہی تمہارا کارساز ہے، سو (کیا ہی) اچھا کارساز ہے اور (کیا ہی) اچھا مددگار!]۔

- اُمت مسلمہ کیلئے قربانی کا حکم 2 ہجری میں نازل ہوا اور یوم النحر کو مسلمانوں کیلئے خوشی کا دن (یوم عیدالاضحیٰ) قرار دیا۔
- حج 9 ہجری میں فرض ہوا۔ مخصوص جانوروں کی قربانی کرنا حج کے واجبات میں سے ہے۔
- یوم عرفہ (9 ذوالحجہ) سے اگلے روز 10 ذوالحجہ (یوم النحر) کو منیٰ میں قربانی کی جاتی ہے۔

رسول اللہ نے حکم ارشاد فرمایا:

"جو حج پر قربانی نہ کر سکے وہ تین روزے حج کے ایام میں اور سات روزے گھر واپس جا کر رکھے"۔ (بخاری:1693)

اللہ کریم سے استدعا ہے کہ وہ ان مبارک دنوں میں ہمیں نیک اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے ان اعمال اور قربانیوں کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے۔ آمین۔

آخردعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

نومبر 2008ء
ذوالقعدۃ ۱۴۲۹ھ

ڈاکٹر طارق ہمایوں شیخ

عشرہ ذوالحجہ میں کرنے والے اعمال

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالْفَجْرِ ۝ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝ (الفجر:89/1-2)

[(ہم کو) قسم ہے فجر کی۔ اور دس راتوں کی]۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس سے مراد ذوالحجہ کی دس راتیں ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"ان دس دنوں میں کیے گئے اعمال سے زیادہ کسی دن کے عمل میں فضیلت نہیں"۔ لوگوں نے پوچھا اور جہاد میں بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں جہاد میں بھی نہیں سوائے اس شخص کے جو اپنا مال و جان لے کر (جہاد کے لئے) نکلا اور واپس ساتھ کچھ نہ لایا (شہید ہوگیا)"۔ (بخاری:969، ابوداؤد 2438، ابن ماجہ 1727، ترمذی:757)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان (پہلے) دس دنوں سے زیادہ کوئی دن برتر نہیں۔ نہ ہی ان ایام میں کیے گئے اعمال سے کوئی عمل زیادہ پسندیدہ ہے۔ پس ان دنوں میں کثرت سے اللہ کی تہلیل، کبریائی اور تعریف کیا کرو"۔ (احمد:75/2)

اللہ تعالیٰ کی خاطر اعمال کرنا

اُم المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۝

(المؤمنون: 60/23)

[اور وہ لوگ (اللہ کی راہ میں) جو کچھ دینا ہوتا ہے دیتے ہیں اور (پھر بھی) ان کے دل

ڈر رہے ہوتے ہیں کہ انہیں اپنے رب کے پاس واپس جانا ہے]۔

کیا اس سے مراد وہ آدمی ہے جو زنا، چوری اور شراب نوشی کا مرتکب ہوتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نہیں اے صدیق کی بیٹی! اس سے مراد وہ آدمی ہے جو روزہ رکھتا ہے، صدقہ دیتا ہے اور نماز ادا کرتا ہے اور اسے ڈر رہتا ہے کہ شاید (اس کا عمل) قبول نہ ہو"۔ (ابن ماجہ 4198، ترمذی:3175)

دکھاوے اور شہرت کیلئے اعمال کرنا

✔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جو (کسی نیک کام میں) دکھلاوا کرے گا، اللہ اس کی (بدنیتی) حقیقت (قیامت کے دن) ظاہر کر دے گا اور جو شہرت کیلئے نیکی کرتا ہے اللہ اس کی تشہیر (روز قیامت) کر دے گا"۔ (بخاری:6499، مسلم 7477-7480[2987]، ابن ماجہ:4207، ترمذی:2381، احمد:40/3)

✔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اللہ عزوجل فرماتا ہے میں دوسرے شریکوں کے مقابلے میں، شراکت سے سب سے زیادہ بے نیاز ہوں۔ جس نے (بظاہر) میرے لیے عمل کیا، اس میں میرے سوا کوئی اور شریک کر لیا تو میں اس سے لاتعلق ہو جاتا ہوں۔ اور وہ (عمل) اسی کیلئے ہوتا ہے جسے اس نے (میرا) شریک بنایا"۔ (مسلم:7475[2985]، ابن ماجہ:4202)

✔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جب قیامت کے دن سب لوگ جمع ہوں گے تب اعلان کیا جائے گا، جس نے اللہ کیلئے کیے گئے عمل میں کسی کو شریک کیا، وہ اس عمل کا ثواب غیر اللہ ہی سے مانگے، کیونکہ اللہ تعالیٰ دوسرے شریکوں کے مقابلے میں شراکت سے سب سے زیادہ بے نیاز ہے"۔

(ابن ماجہ:4203، ترمذی:3154)

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم مسیح دجال کا ذکر کر رہے تھے اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا:

"کیا میں تمہیں دجال کے فتنے سے بھی زیادہ خطرناک بات سے آگاہ نہ کروں؟ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں (فرمائیے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "شرک خفی (چھپا ہوا شرک) دجال سے بھی زیادہ خطرناک ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک آدمی نماز کیلئے کھڑا ہو اور نماز کو اس لئے خوبصورت (لمبا) کرے کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے۔" (ابن ماجۃ 4204، احمد 30/3)

سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

"جس نے دکھاوے کی نماز پڑھی اس نے شرک کیا، جس نے دکھاوے کا روزہ رکھا اس نے شرک کیا، جس نے دکھاوے کا صدقہ کیا اس نے شرک کیا"۔ (احمد 43)

پسندیدہ اعمال

ناخن اور بال نہ کٹوانا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جس کے پاس قربانی کا جانور ہو جسے وہ (دس ذوالحجہ کو) ذبح کرنا چاہتا ہو تو ذوالحجہ کا چاند نظر آجانے کے بعد اپنے (سر، بغل اور زیر ناف) بال نہ کٹوائے اور نہ ہی ناخن ترشوائے، حتیٰ کہ وہ قربانی کر لے"۔ (مسلم: 5117[1977]، ابو داؤد 2791، ترمذی: 1523)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مجھے اضحیٰ کے دن کے متعلق حکم دیا گیا ہے کہ اسے بطور عید مناؤں جسے اللہ عزوجل نے اس اُمت کیلئے خاص کیا ہے"۔ ایک آدمی نے (سوال) پوچھا: (آپ ﷺ) فرمائیے اگر مجھے دودھ دینے والے جانور کے سوا کوئی اور جانور نہ ملے تو کیا میں اس جانور کی قربانی کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں بلکہ (نمازِ عید کے بعد) تم اپنے سر کے بال

کاٹ لو، ناخن اور مونچھیں تراش لو، (بغل) اور زیر ناف بالوں کی صفائی کرلو۔ اللہ عز و جل کے ہاں تمہاری یہی کامل قربانی ہے"۔ (ابو داؤد:2789، النسائی:4370)

نماز

فرائض کی طرف جلدی کرنا۔ زیادہ سے زیادہ نوافل ادا کرنا۔ کیونکہ اللہ کے نزدیک یہ سب سے افضل عمل ہے۔

سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

"اللہ کے آگے کثرت سے سجدہ ریز ہوا کر، اللہ کے آگے ایک سجدہ کرنے سے اللہ تیرا ایک درجہ بلند فرما دے گا اور تیری ایک خطا مٹا دے گا"۔ (مسلم:1093-1094[488,489])

روزے

- رسول اللہ ﷺ چار کام نہیں چھوڑتے تھے ① عاشورۂ کا روزہ ② عشرہ ذوالحجہ کے روزے ③ ایام بیض کے (ہر مہینے کی 13، 14 اور 15 تاریخ کے) تین روزے اور ④ فجر کی دو سنتیں۔ (احمد:287/6)
- رسول اللہ ﷺ ذوالحجہ کے پہلے نو دن، عاشورۂ محرم اور ہر ماہ کی پہلی سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے۔ (ابوداؤد:2437، نسائی:2374)
- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"میں اللہ سے اُمید رکھتا ہوں کہ یوم عرفہ کے روزہ کے بدلے میں اللہ تعالیٰ ایک گذشتہ اور ایک آئندہ سال کے گناہ معاف فرما دیں گے"۔

(مسلم:2746,2749[1162]، ترمذی:749)

ادائیگی عمرہ و حج (جو مسلمان حج پر جانے کا ارادہ رکھتا ہو)

- اللہ عز وجل نے ارشاد فرمایا:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ۭ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ (آل عمران:97/3)

[اور جو کوئی اس گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اس گھر کا حج کرے، اور جو کوئی (استطاعت کے باوجود اس حکم سے) انکار کرے تو (یاد رکھو اس سے اللہ کو تو کچھ بھی فرق نہیں پڑے گا کیونکہ) اللہ تو دنیا جہاں سے بے نیاز ہے (لیکن حکم عدولی پر پکڑ ضرور ہوگی)]۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جس شخص نے اللہ کے گھر کا حج کیا اور بے ہودگی وفسق و فجور سے بچا رہا تو وہ اس حالت میں لوٹے گا جیسے ماں کے بطن سے آج ہی پیدا ہوا ہے"۔

(بخاری:1521، مسلم:3291-3293[1350])

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"حج مبرور (اللہ کی بارگاہ میں مقبول حج) کی جزاء جنت کے سوا کچھ نہیں"۔

(بخاری:1773,1820، مسلم:3289-3290[1349]، النسائی:2628، ابن ماجہ:2888,2889) 17

تحلیل، تکبیر اور تحمید

رب العالمین نے فرمایا:

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِیْٓ اَیَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ (البقرۃ:203/2)

[اور (تمہارے رب کا حکم ہے) گنتی کے (ان چند) دنوں میں اللہ کو یاد کرتے رہو]۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان دس دنوں سے زیادہ کوئی دن برتر نہیں اور نہ ہی ان ایام میں کیے گئے اعمال سے کوئی عمل زیادہ پسندیدہ ہے۔ پس ان دنوں میں کثرت سے اللہ کی تہلیل، تکبیر (کبریائی) اور تحمید (تعریف) کیا کرو"۔ (احمد:75/2)

تہلیل: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ | تکبیر: اَللّٰهُ اَكْبَرُ | تحمید: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

تہلیل، تکبیر اور تحمید علیحدہ علیحدہ تمام احادیث کی کتب میں موجود ہیں۔ اللہ کے نبی ﷺ

نے ان اذکار کی بڑی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ ان دنوں میں اللہ کی کبریائی بیان کرنا رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم اور صحابیات رضی اللہ عنہن عیدین میں تکبیرات کہتے تھے۔

- اَللّٰهُ اَکْبَرُ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا بیہقی 316/3 میں سیدنا سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ اور اَللّٰهُ اَکْبَرُ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَکْبَرُ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ ابن ابی شیبہ: 167/2 میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے صحیح سند کے ساتھ مروی ہیں۔
- سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ان دس دنوں میں بازار کی طرف نکل جاتے اور لوگ ان بزرگوں کی تکبیر سن کر تکبیر کہتے۔ اور محمد بن باقر رحمہ اللہ نفل نمازوں کے بعد بھی تکبیر کہتے۔ (بخاری قبل از حدیث: 969)
- اُمِ عطیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہمیں عیدگاہ کی طرف جانے کا حکم تھا۔ کنواری لڑکیاں اور حیض والیاں بھی پردہ میں باہر آتیں۔ یہ سب مردوں سے پیچھے رہتیں۔ جب مرد تکبیر کہتے یہ بھی تکبیر کہتیں اور جب وہ دعا کرتے تو یہ بھی دُعا کرتیں۔ اس دن کی برکت اور پاکیزگی حاصل کرنے کی اُمید رکھتیں۔

(بخاری: 971، مسلم: 2052[891]، ابوداؤد: 1138)

وضاحت یہ تکبیرات صرف فرض نمازوں کے بعد ہی نہیں بلکہ تمام عشرہ میں (یکم ذوالحجہ کو نمازِ فجر تا 13 ذوالحجہ بعد از نمازِ عصر تک) پڑھتے رہنا ہے۔

اعمال صالح

وہ اعمال جن کے بارے میں عام طور پر لوگ غفلت کا شکار رہتے ہیں، مثلاً:

① قرآن کی تلاوت ② بہت زیادہ صدقہ کرنا ③ مساکین پر خرچ کرنا
④ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا، وغیرہ۔

مندرجہ بالا اعمال پر ہمیشگی اختیار کرنا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔

عید الاضحیٰ (دس ذوالحجہ) کو کرنے کے مسنون افعال

سیّدنا عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بڑھ کر عظمت والا دن یوم النحر (دس ذوالحجہ) ہے اور اس کے بعد یوم القرّ (گیارہ ذوالحجہ) ہے"۔ (ابوداؤد:1765، احمد:350/4)

(یہ حدیث ابن حاکم، ابن خزیمہ، ابن حبان اور بیہقی نے بھی روایت کی ہے)

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے اور اہل مدینہ کے ہاں دو دن تھے جن میں وہ کھیل کود کر لیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے پوچھا "یہ دو دن کیا ہیں؟" انہوں نے کہا ہم دور جاہلیت میں ان دنوں میں کھیل کود کر لیا کرتے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان کے بدلے ان سے اچھے دن دیے ہیں۔ اضحیٰ (قربانی) کا دن اور فطر کا دن"۔ (ابوداؤد:1134، النسائی:1557)

پاک / عمدہ کپڑے، خوشبو اور غسل

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جمعہ کے دن ہر بالغ (مسلمان) پر غسل، مسواک اور خوشبو لگانا اگر میسر ہو ضروری ہے۔

(بخاری 880، 887، مسلم:589[252]، 1957-1960[846، 847]، ابوداؤد:344، نسائی:1376، ترمذی:22، ابن ماجہ:287، المؤطا:142)

سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جمعہ کے دن ہر بالغ مسلمان پر نہانا واجب ہے۔

(بخاری 895، مسلم 1954[844]، ابوداؤد:344، نسائی:1378، ابن ماجہ 1089)

سیّدنا نافع رحمہ اللہ بتاتے ہیں کہ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عید الفطر کے دن عید گاہ جانے سے پہلے غسل کیا کرتے تھے۔ (المؤطا امام مالک:422، عبد الرزاق:5753، بیہقی:6125)

✔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن غسل کیا کرتے تھے۔ (ابن ماجہ:1315)

✔ جمعہ، عیدین اور خاص مواقع پر عمدہ لباس کا اہتمام کرنا مسنون ہے۔
(بخاری:886، مسلم:5368[2068]، ابوداؤد:1076، النسائی:1381)

✔ جمعہ کے دن عید ہونے پر آپ ﷺ نے فرمایا:

"آج کے دن دو عیدیں (دو خوشیاں) جمع ہو گئی ہیں، اور جو چاہے اس کیلئے یہ نمازِ عید (جمعہ کیلئے) کفایت کرے گی"۔ (ابوداؤد:1070، ابن ماجہ:1310-1311)

✔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اللہ ربّ العزت اس بندے سے محبت کرتا ہے جو اس کی دی ہوئی نعمتوں کو استعمال بھی کرے (عمدہ لباس اور شرعی زینت سے بدن آراستہ ہو)"۔ (ترمذی: 2819)

وضاحت جمعہ کے روز غسل، مسواک اور خوشبو کی تاکید ہے تو عیدین جو کہ مسلمانوں کے خوشی کے تہوار ہیں ان پر بھی غسل کرنا، مسواک کرنا، خوشبو لگانا اور عمدہ لباس زیب تن کرنا افضل ہے۔

لہٰذا اسراف سے بچتے ہوئے:

❖ غسل کرنا ❖ مسواک کرنا ❖ پاک و صاف عمدہ لباس یا نیا لباس پہننا ❖ مردوں کا خوشبو لگانا ❖ عورتوں کو نمائشی بناؤ سنگھار سے مکمل اجتناب کرتے ہوئے، بغیر خوشبو لگائے، بے پردگی اور بے ہودگی سے بچتے ہوئے عیدگاہ میں نمازِ عید میں شامل ہونا چاہیے۔

نمازِ عیدالاضحیٰ سے پہلے کچھ نہ کھانا

رسول ﷺ عیدالاضحیٰ کی نماز ادا کرنے سے پہلے کچھ بھی تناول نہ فرماتے بلکہ نماز کے بعد گھر واپس لوٹ کر اپنی قربانی میں سے کھاتے۔ (ترمذی:542، المؤطاء:426)

عیدگاہ میں نماز ادا کرنا

رسول اللہ ﷺ نمازِ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ ادا کرنے عیدگاہ میں تشریف لے جایا کرتے تھے۔ (بخاری:982,956، مسلم:2044-2048[845,844] النسائی:1590، ابو داؤد:2811، ابن ماجہ:3161)

بارش ہونے کی صورت میں (صرف ایک دفعہ) اللہ کے رسول ﷺ نے عید کی نماز مسجد ہی میں ادا فرمائی۔ (ابوداؤد:1160، ابن ماجہ:1313)

عیدگاہ جاتے اور واپس آتے راستہ بدلنا

اللہ کے رسول ﷺ نے عید کی نماز کیلئے عیدگاہ جاتے ہوئے ایک راستہ اختیار فرمایا اور واپسی دوسرے راستے سے تشریف لائے۔

(بخاری:986، ابوداؤد:1156، ابن ماجہ:1299، ترمذی:541)

عیدالاضحیٰ کی نماز جلد ادا کرنا

عیدالاضحیٰ کے دن سب سے پہلا کام نمازِ عید ادا کرنا ہے۔

(بخاری:968,951، مسلم:2045[885]، ابوداؤد:2800، ترمذی:1508، نسائی:1580)

سیّدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ لوگوں کے ساتھ نمازِ عیدالفطر یا عیدالاضحیٰ کے لئے تشریف لائے تو امام کے تاخیر کردینے کو انہوں نے ناپسند فرمایا اور کہا "ہم تو اس وقت فارغ ہوچکے ہوتے تھے، اس وقت تو ضحیٰ (نمازِ اشراق) کا وقت ہوچکا ہے"۔

(ابوداؤد:1135، ابن ماجہ:1317)

عورتوں کا نمازِ عید کیلئے جانا

ارشادِ ربانی ہے:

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ (الکوثر:108/2)

[(تیرے رب کا حکم ہے) تو اپنے رب کے لئے نماز ادا کر اور تو (اسی کے لئے) نحر کر (قربانی دے)]۔

اللہ تعالیٰ کا یہ خطاب عورتوں اور مردوں سب کے لئے ہے۔

✔ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ پردے میں بیٹھی ہوئی عورتوں کو بھی عید کے دن ساتھ لے جائیں۔ پوچھا گیا کہ جو ایام (حیض) میں ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا "وہ بھی خیر اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہوں"۔ ایک عورت کہنے لگی: اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر کسی کے پاس چادر نہ ہو تو وہ کیسے کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا "اس کی بہن (سہیلی) اسے اپنی چادر کا حصہ اوڑھا دے"۔

(بخاری:974، مسلم:2056[890]، ابوداؤد:1136، النسائی:1559، ابن ماجہ:1307، ترمذی:540)

حیض والیوں اور کنواری لڑکیوں کا عیدگاہ جانا

✔ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہمیں عیدگاہ کی طرف جانے کا حکم تھا۔ کنواری لڑکیاں اور حیض والیاں بھی پردہ میں باہر آتیں۔ یہ سب مردوں سے پیچھے رہتیں۔ جب مرد تکبیر کہتے یہ بھی تکبیر کہتیں اور جب وہ دعا کرتے تو یہ بھی دعا کرتیں۔ اس دن کی برکت اور پاکیزگی حاصل کرنے کی اُمید رکھتیں۔

(بخاری:971، مسلم:2055[890]، ابوداؤد:1138)

✔ نوعمر اور حیض والی عورتوں پر بھی واجب ہے کہ وہ عیدگاہ میں حاضر ہوں۔ حیض والی عورتیں عیدگاہ میں علیحدہ رہیں۔

(بخاری:974، مسلم:2054[890]، ابوداؤد:1137، النسائی:1560، ابن ماجہ:1308، ترمذی:540)

عید کی مبارک باد دینا

سنن بیہقی میں لکھا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب نماز ادا کرنے کے بعد لوٹتے تو ایک دوسرے کو **تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَ مِنْكُمْ** کے الفاظ کہتے۔

وضاحت معانقہ (گلے ملنا) کسی بھی حدیث سے ثابت نہیں، اس لئے یہ فعل سنت نہیں۔ یہ معاشرتی رسم ہے اور اس میں کوئی برائی نہیں لہٰذا گلے ملنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

قربانی کے جانور ذبح کرنا

فرمان نبی ﷺ ہے کہ قربانی کے جانور کو نمازِ عید ادا کرنے کے بعد ذبح کرنا ہے۔ اگر نماز سے پہلے ذبح کر لیا تو دوبارہ نماز کے بعد ایک اور جانور ذبح کرنا ہوگا۔

(بخاری:5562,954، مسلم:64-5067[1960]، ابوداؤد:2800، ترمذی:1508، نسائی:1580، المؤطا:1051)

رسول ﷺ نماز ادا کرنے کے بعد عیدگاہ ہی میں قربانی کے جانور ذبح فرماتے۔

(بخاری:982، النسائی:1590، ابو داؤد:2811، ابن ماجہ:3161)

قربانیوں کا گوشت کھانا

رسول ﷺ کے حکم سے ہر اونٹ میں سے ایک ایک بوٹی لے کر پکایا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے اور صحابہ کرام ؓ نے کچھ گوشت کھایا اور شوربا پیا۔ (ابن ماجہ:3158، احمد:331/3)

عید کے دن خوشی منانا اور کھیل کھیلنا

خوشی منانا اور کھیل وغیرہ کھیلنا جائز ہے۔ لیکن ایسے افعال نہ کیے جائیں جس کے کرنے سے منع کیا گیا ہو اور جن کے کرنے سے گناہ ہو۔

(مسلم:2061-2068[892]، ابن ماجہ:3158، النسائی:1594-1598، احمد:331/3)

نمازِ عید کے مسائل

نمازِ عید سے پہلے اور بعد کوئی نماز نہیں

نمازِ عید ادا کرنے سے پہلے کوئی خطبہ یا نماز (نوافل) نہیں ہے اور نہ ہی بعد میں کوئی نوافل ادا کرتے ہیں۔ (بخاری:964، مسلم:2049,2044[885,884]، ابوداؤد:1146-1147، ابن ماجہ:1276، ترمذی:531، النسائی:1588، الموطأ:430)

دو رکعت نمازِ عید ادا کرنا

- سب سے پہلا کام دس ذوالحجہ کو سورج نکلنے کے بعد دو رکعت نمازِ عید ادا کرنا ہے۔ (بخاری:957, 963,962، مسلم:2053[889]، ابوداؤد:1159، ابن ماجہ:1291، ترمذی:537، النسائی 1566,1565)
- سیّدنا عمر بن خطاب ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق عید الاضحیٰ کی نماز کی دو رکعتیں ہیں، عید الفطر کی نماز کی دو رکعتیں ہیں، مسافر کی نماز کی دو رکعتیں ہیں، جمعہ کی نماز کی دو رکعتیں ہیں اور یہ سب پوری ہیں، ان میں کوئی قصر نہیں۔ (النسائی 1567)

نمازِ عید کیلئے اذان واقامت

نمازِ عید کیلئے اذان یا اقامت نہیں ہے۔
(بخاری:959-962، مسلم:2049-2051[887,886]، ابوداؤد:1146-1147، ابن ماجہ:1274، النسائی:1563)

نمازِ عید میں تکبیرات

رسول اللہ ﷺ نمازِ عید میں پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہتے تھے۔
(ابوداؤد:1149-1151، ابن ماجہ:1277-1280، الموطأ:429، ترمذی:536)

نمازِ عید کے بعد خطبہ

رسول اللہ ﷺ نمازِ عید کے فوراً بعد (بغیر منبر کے) نمازیوں کی طرف رخ کر کے کھڑے

ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ (بخاری:963,962,957، مسلم:2044-2054[884-889]، ابوداؤد:1146-1147، ابن ماجہ:1276، ترمذی:531، النسائی:1577، المؤطا:423)

نمازِ عید کا خطبہ سننے کیلئے بیٹھنا ضروری نہیں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

خطبہ کے لئے جس کا دل چاہے بیٹھے جس کا دل چاہے چلا جائے۔

(ابوداؤد:1155، ابن ماجہ:1290، النسائی:1572)

وضاحت رسول اللہ ﷺ نے خطبہ کے بغیر جانے کی رخصت عطا فرمائی لیکن اگر اللہ کے نبی ﷺ کے دیگر فرامین پر نگاہ ڈالیں تو یہ واضح ہو جاتا ہے کہ انہوں نے عورتوں کو تاکید فرمائی کہ وہ اگرچہ حیض میں ہوں پھر بھی وہ نمازِ عید کے اجتماع میں ضرور حاضر ہوں، نمازیوں سے علیحدہ بیٹھیں اور خطبہ کے بعد مسلمانوں کی دُعا میں شامل ہوں۔ اس لئے بغیر حالت مجبوری خطبہ کو چھوڑ دینا جائز نہیں۔

خطبہ کے بعد صدقات اور خیرات کی ترغیب دلانا

رسول اللہ ﷺ نمازِ عید کے بعد صدقہ و خیرات کی ترغیب دلاتے اور سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کو عورتوں سے صدقہ اکٹھا کرنے کو فرماتے۔

(بخاری:98، مسلم:2053[889]، ابوداؤد:1142-1144، ابن ماجہ:1288، ترمذی:531)

نمازِ عید کے بعد اجتماعی دُعا

اللہ کے نبی ﷺ نمازِ عید کے بعد اللہ سے دُعا کیا کرتے تھے۔

(بخاری:974,971، مسلم:2056[890]، ابوداؤد:1136، النسائی:1560، ابن ماجہ:1307، ترمذی:540)

قربانی

قربانی کی فضیلت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"دس ذوالحجہ کو خون بہانے سے بڑھ کر ابن آدم کے ہاں کوئی بہتر عمل نہیں۔ یہ جانور روز قیامت اپنے سینگوں، کھروں اور بالوں سمیت آئیں گے اور خون کے زمین پر گرنے سے پہلے اللہ کے ہاں اس کا ایک مقام ہوتا ہے سو تم یہ قربانی خوشدلی سے دیا کرو۔"

(ابن ماجہ:3126، ترمذی:1493)

صحابہ کرام ﷺ نے سوال کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ قربانیاں کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا "تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے"۔ پھر پوچھا: اس سے ہمیں کیا ملے گا؟ فرمایا: "ہر بال کے بدلے ایک نیکی۔ کہنے لگے: اور اون کے بدلے بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "بھیڑ کی اون کے ہر بال کے بدلے بھی ایک نیکی ملے گی"۔ (ابن ماجہ:3127)

وہ مسلمان جو قربانی کی استطاعت نہ رکھتا ہو کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"(نمازِ عید کے بعد) اپنے سر کے بال کاٹ لو، ناخن اور مونچھیں تراش لو، (بغل) اور زیرِ ناف بالوں کی صفائی کرلو۔ اللہ کے ہاں تمہاری یہی کامل قربانی ہے"۔

(ابو داؤد:2789، النسائی:4370)

کیا قربانی ہر صاحب استطاعت پر واجب ہے؟

ارشاداتِ ربانی

لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۖ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ (الحج:28/22)

[تاکہ وہ (مسلمان) حاضر ہوں اپنے فائدے کیلئے، اور مقررہ دنوں میں ان مویشی چوپایوں پر (قربانی کرتے وقت) اللہ کا نام لے لیا کریں جو اس نے انہیں عطا کئے ہیں۔ پس (قربانی کا گوشت) خود بھی کھائیں اور مصیبت زدہ محتاج کو بھی کھلائیں]۔

وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۞ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ (الحج:36/22)

[اور (غور کرو) اونٹوں کو ہم نے تمہارے لئے اللہ کے شعائر (نشانیوں) میں سے ٹھہرا دیا ہے۔ تمہارے لئے ان میں بھلائی ہے، لہٰذا (قربانی کرتے وقت) انہیں کھڑا کر کے (ان پر) اللہ کا نام لو اور جب وہ کسی پہلو گر پڑیں (اور ٹھنڈے ہو جائیں) تو ان میں سے (خود بھی) کھاؤ اور قناعت کرنے والے (محتاج) کو اور مانگنے والے (محتاج) کو (بھی) کھلاؤ، اس طرح ہم نے ان (جانوروں) کو تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے تاکہ تم (ہمارا) شکر ادا کرو]۔

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ (الکوثر:2/108)

[پس (تیرے ربّ کا حکم ہے) تو اپنے ربّ کیلئے نماز ادا کر اور (اسی کا حکم ہے کہ) تو (اپنے ربّ کیلئے) نحر کر (قربانی کر)]۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
(الانعام:6/162-163)

[(اے محمد ﷺ یہ آپ کے ربّ کا حکم ہے) آپ ﷺ (ان سب سے) کہہ دیں (بتا دیں) کہ بے شک میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا صرف اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اس کا کوئی شریک (ساتھی) نہیں]۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب:21/33)

[یقیناً یقیناً رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے]۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ (محمد:33/47)

[اے وہ لوگو جو ایمان لا چکے ہو (اللہ تعالیٰ ایک نہایت اہم حکم فرما رہے ہیں توجہ سے سنو)! تم سب اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ ﷺ کی فرمانبرداری کرو اور (اللہ اور رسول کی نافرمانی کر کے) اپنے اعمال ضائع نہ کرو]۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان

سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"مجھے یوم الاضحیٰ کے متعلق (اللہ کی طرف سے) حکم دیا گیا ہے کہ اسے بطور عید مناؤں جسے اللہ عزوجل نے اس اُمت کیلئے خاص کیا ہے"۔ (ابوداؤد:2789، النسائی:4370)

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جس کے پاس (قربانی کرنے کی) گنجائش ہو اور وہ قربانی نہ کرے تو اسے چاہیے کہ ہماری عیدگاہ کے قریب بھی نہ آئے"۔ (ابن ماجہ:3123، احمد:321/2)

سیّدنا مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عرفات میں وقوف کئے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا:

"ہر گھر والوں پر ہر سال قربانی ہے"۔

(ابوداؤد:2788، ترمذی:1518، النسائی:4229، ابن ماجہ:3125)

اللہ کے نبی ﷺ مدینہ منورہ کے اپنے دس سالہ قیام میں ہر سال قربانی دیا کرتے تھے۔ (ترمذی:1507)

سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ قربانی واجب ہے یا نہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: قربانی کی اللہ کے نبی ﷺ نے اور مسلمانوں نے۔ اس نے پھر پوچھا تو کہا: تو سمجھتا نہیں

ہے (کہ میں کہہ رہا ہوں) قربانی کی رسول اللہ ﷺ نے اور قربانی کی مسلمانوں نے۔

(ترمذی:1506، ابن ماجہ:3124)

رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر سو (100) اونٹوں کی قربانی دی۔ جن میں تریسٹھ (63) اونٹ خود اپنے دست مبارک سے نحر (قربان) کیے اور باقی سینتیس (37) اونٹ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے نحر کیے۔ (مسلم:2950[1218]، ابن ماجہ:3074)

رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں آل محمد ﷺ کی طرف سے ایک گائے ذبح فرمائی۔

(ابوداؤد:1751,1750، ابن ماجہ:3135,3133، النسائی فی الکبریٰ:4129)

وضاحت صاحب استطاعت پر قربانی ہر سال واجب ہے۔

1. قرآنی آیات اور احادیث کی روشنی میں رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کرنے والے صاحب استطاعت پر ہر سال قربانی کرنا لازم ہے۔
2. محدثین کے مطابق قربانی سنت مؤکدہ ہے، تاہم استطاعت رکھنے والے کو لازماً قربانی کرنی چاہیے۔
3. ایک ہی گھر میں رہتے ہوئے جہاں ایک ہی جگہ کھانا پکتا ہو، گھر کے سربراہ کی طرف سے دی ہوئی قربانی گھر کے باقی افراد کے لئے کفایت کر جاتی ہے۔

(ابن ماجہ:3147، ترمذی:1505)

4. اگر صاحب استطاعت ایک ہی گھر میں اکٹھے رہتے ہوں لیکن کھانا علیحدہ علیحدہ پکتا ہو تو ہر ایک کو قربانی دینا لازم ہے۔
5. اگر صاحب استطاعت علیحدہ علیحدہ گھروں میں رہتے ہوں تو ہر ایک کو قربانی دینا لازم ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا قربانی کرنے کا طریقہ

ام المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا، کہ ایک مینڈھا لایا جائے جو سینگوں والا ہو، پاؤں کالے ہوں، آنکھیں کالی ہوں، سینہ اور پیٹ بھی کالا ہو۔ جب ایسا جانور پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "عائشہ! چھری لاؤ"۔ پھر فرمایا: "اسے پتھر پر تیز کرو"۔ میں نے ایسا ہی کیا، پھر آپ ﷺ نے چھری لی اور مینڈھے کو پکڑا، اسے لٹایا اور ذبح کیا اور دعا کی:

"بِاسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ! تَقَبَّلْ مِنْ مُّحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ"

(مسلم:5091,5087[1967,1966]، ابو داؤد:2792)

[اللہ کے نام سے، اے اللہ! محمد، آل محمد اور اُمت محمد کی طرف سے قبول فرما]۔

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے دو مینڈھے ذبح کیے جو سینگوں والے اور چتکبرے تھے۔ ذبح کرتے ہوئے آپ ﷺ نے تکبیر پڑھی اور بسم اللہ کہا (بِسْمِ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ) اور اپنا پاؤں ان کی گردن پر رکھا۔

(بخاری:7399,5565، ابو داؤد:2794، ترمذی:1494)

سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اس حدیث کے راوی ہیں وہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے قربانی کے دن دو مینڈھے ذبح کیے جو سینگوں والے، چتکبرے اور خصی تھے۔ جب آپ ﷺ نے انہیں قبلہ رخ کیا تو یہ دعا پڑھی:

"اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ عَلٰی مِلَّةِ اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ، اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ، وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ، اَللّٰهُمَّ! مِنْكَ وَ لَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ اُمَّتِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ"

(ابو داؤد:2795، ابن ماجہ:3121، احمد:375/3)

[میں نے اپنا رخ اس ذات مبارکہ کی طرف کر لیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا، میں ملت ابراہیمی پر ہوں اور یک سو ہوں، اور مشرکوں میں سے نہیں ہوں، بیشک میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں (اس اللہ کے) اطاعت گذاروں میں سے ہوں۔ اے اللہ! یہ (قربانی) تیری (ہی عطا کردہ) ہے اور تیرے ہی لئے ہے، (تو) اسے محمد اور اس کی اُمت کی طرف سے قبول فرما۔ اللہ کے نام سے، اللہ سب سے بڑا ہے] پھر آپ ﷺ نے انہیں ذبح کیا۔

قربانی کے احکام ومسائل

پاکیزہ اور حلال کمائی (رزق حلال)

حکم ربانی ہے:

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۠ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ (البقرة:267/2)

[اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو (غور سے سنو تمہارے ربّ کا حکم ہے!) جو کچھ تم نے (محنت مزدوری یا تجارت سے) کمایا ہے اور جو کچھ ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا ہے اس میں سے عمدہ چیزیں (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو اور ناکارہ چیز (کے دینے) کا ارادہ بھی نہ کرنا کہ (اللہ کی راہ میں) اس میں سے دینے لگو، حالانکہ (وہی چیز اگر کوئی دوسرا تمہیں دینا چاہے تو) تم اس کو (کبھی خوشدلی سے) نہ لوگے مگر یہ کہ (دیدہ دانستہ) اس (کے لینے) میں چشم پوشی کر جاؤ اور جان لو کہ اللہ (تمہاری ان چیزوں سے) بے نیاز اور تمام خوبیوں والا ہے]۔ 32

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

"اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا" (مسلم: 2346[1015]، بخاری: 1410)

[یقیناً اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ پاکیزہ (حلال) چیزوں کے علاوہ کوئی چیز قبول نہیں فرماتا]۔

اعمال میں خلوصِ نیت

ارشادِ ربانی ہے:

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ۭ (الحج:37/22)

[(یادرکھو) اللہ تک تو نہ ان (قربانی کے جانوروں) کے گوشت پہنچتے ہیں اور نہ ہی ان کے خون، البتہ اس کے پاس تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے]۔

قربانی کیلئے کون سا جانور مستحب ہے؟

اُم المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا، کہ ایک مینڈھا لایا جائے جو سینگوں والا ہو، پاؤں کالے ہوں، آنکھیں کالی ہوں، سینہ اور پیٹ بھی کالا ہو۔ (مسلم:5091,5087[1967,1966]، ابو داؤد:2792)

نوٹ: مندرجہ بالا حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ جانور خوبصورت ہونا چاہئے۔

قربانی کے جانور کی عمر

سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے ماموں سیّدنا ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی۔ اللہ کے نبی ﷺ نے انہیں نماز کے بعد دوبارہ ایک اور جانور ذبح کرنے کو کہا۔ سیّدنا ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ان کے پاس اب صرف ایک سال سے کم عمر بکری ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم اسے ہی ذبح کر لو، لیکن تمہارے بعد (اس طرح کی قربانی کرنا) کسی اور کے لئے جائز نہیں ہوگی"۔

(بخاری:5556,983، مسلم:5077,5069[1961]، ابو داؤد:2800، النسائی:4399، ترمذی:1508، المؤطا:1051)

سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"دو دانتے کے علاوہ کوئی جانور (قربانی کے لئے) ذبح نہ کرو، سوائے اگر (دو دانتا جانور تلاش کرنا) تمہارے لئے مشکل ہو جائے، تو بھیڑ کا جذع ذبح کر لو"۔

(مسلم:5082[1963]، ابو داؤد:2797، ابن ماجہ:3141، النسائی:4383، ترمذی:1500)

قربانی کا جانور (اونٹ، گائے، مینڈھا/چھترا/بکرا) کم از کم دو دانتوں والا ہونا چاہیے۔

(مسلم:5082[1963]، ابو داؤد:2797، ابن ماجہ:3141، النسائی:4394،3140، ترمذی:1500، المؤطا:1050)

وضاحت

دودانتا جس کے دودھ کے سامنے والے دو دانت گر کر نئے دو دانت آ چکے ہوں۔

جذع جذع کی عمر کے بارے میں سے راجح قول یہ ہے کہ اس کی عمر ایک سال مکمل ہو۔

1. دودانتوں والا اونٹ چار سال کا ہو چکا ہوتا ہے۔
2. دودانتوں والی گائے دو سال کی ہو چکی ہوتی ہے۔
3. دودانتوں والا مینڈھا / چھترا / بکرا ایک سال کا ہو چکا ہوتا ہے۔

قربانی کے جانور کا بے عیب ہونا

- کانا پن ظاہر نہ ہو (دونوں آنکھیں صحیح ہوں)۔

(ترمذی:1497، ابو داؤد:2802، النسائی:4374، ابن ماجہ:3144، المؤطاء:1049)

- لنگڑا پن ظاہر نہ ہو (لنگڑاتا نہ ہو)۔

(ترمذی:1497، ابو داؤد:2802، النسائی:4374، ابن ماجہ:3144، المؤطاء:1049)

- بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو قربانی کے قابل نہیں۔

(ترمذی:1497، ابو داؤد:2802، النسائی:4374، ابن ماجہ:3144، المؤطاء:1049)

- انتہائی کمزور ولاغر جانور کی قربانی سے منع فرمایا ہے۔

(ترمذی:1497، ابو داؤد:2802، النسائی:4374، ابن ماجہ:3144، المؤطاء:1049)

- بوڑھا جانور کہ اس کی ہڈی میں گودا نہ ہو کی قربانی سے بھی منع فرمایا ہے۔

(ترمذی:1497، ابو داؤد:2802، النسائی:4374، ابن ماجہ:3144، المؤطاء:1049)

- قربانی کے جانور کا کان نہ ہی کٹا ہوا ہو اور نہ ہی اس میں سوراخ ہو اور نہ ہی لمبائی کے رُخ چیرے ہوئے ہوں۔

(ابو داؤد:2804، ترمذی:1498، ابن ماجہ:3142، النسائی:4379-4397)

- قربانی کے جانور کا سینگ ٹوٹا ہوا نہ ہو اور نہ ہی جڑ سے اکھڑا ہوا ہو۔

(ابو داؤد:2804، ترمذی:1498، ابن ماجہ:3142، النسائی:4382)

قربانی کے جانور کا خصّی ہونا

سیّدنا جابر بن عبداللہ ﷺ اس حدیث کے راوی ہیں وہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے قربانی کے دن دو مینڈھے ذبح کیے جو سینگوں والے، چتکبرے اور خصّی تھے۔

(ابو داؤد:2795، ابن ماجہ:3121، احمد:375/3)

قربانی کے جانور کا حاملہ ہونا

قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کے بعد اگر اس کے پیٹ سے مکمل بچہ نکل آئے تو، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

"اگر چاہو تو کھالو۔ بلاشبہ اس کی ماں کا ذبح کرنا ہی اس کے لئے ذبح ہے"۔

(ابوداؤد:2827،2828، ترمذی 1476، ابن ماجہ:3199)

وضاحت اگر بچہ زندہ نکلے تو اس کو ذبح کرنا لازم ہوگا ورنہ وہ ماں کی طرح ذبیحہ کا حصہ ہے اور حلال ہے اور اس کا کھانا جائز ہے۔

دودھ دینے والے جانور کی قربانی منع ہے

ایک آدمی (نے رسول اللہ ﷺ سے) پوچھا: (آپ ﷺ) فرمائیے اگر مجھے دودھ دینے والے جانور کے سوا کوئی اور جانور نہ ملے تو کیا میں اس جانور کی قربانی کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں بلکہ اپنے سر کے بال کاٹ لو، ناخن اور مونچھیں تراش لو، (بغل) اور زیر ناف بالوں کی صفائی کرلو۔ اللہ کے ہاں تمہاری یہی کامل قربانی ہے"۔

(مسلم: 5313[2038]، ابن ماجہ 3180، ابو داؤد:2789، النسائی:4370)

قربانی کا ثواب

رسول اللہ ﷺ نے نمازِ جمعہ کے لئے اذان کے بعد آنے والے نمازیوں کے بارے میں فرمایا:

"جب جمعہ کا دن آتا ہے تو فرشتے جامع مسجد کے دروازے پر آنے والوں کے نام لکھتے

ہیں۔ سب سے پہلے آنے والا اونٹ کی قربانی دینے والے کی طرح لکھا جاتا ہے۔ اس کے بعد آنے والا گائے کی قربانی والے کی طرح، پھر مینڈھے کی قربانی کا ثواب رہتا ہے، اس کے بعد مرغی کا اور پھر اس کے بعد انڈے کا۔ لیکن جب امام خطبہ دینے کیلئے آ کر ممبر پر بیٹھ جاتا ہے تو فرشتے اپنے دفاتر بند کر دیتے ہیں"۔

(بخاری:929، مسلم:1984[850]، النسائی:1386)

- رسول اللہ ﷺ سینگوں والے چتکبرے مینڈھوں کی قربانی کرنا پسند فرماتے تھے۔

(بخاری:5565,5564، مسلم:5087[1966]، ترمذی:1494، النسائی:4399، ابو داؤد:2809,2807)

وضاحت

1. اگر کوئی مسلمان ایک اونٹ ذبح کرے تو یہ قربانی ثواب کے اعتبار سے سب سے افضل ہے۔
2. اگر کوئی پوری گائے ذبح کرے تو وہ ثواب کے اعتبار سے دوسرے نمبر پر ہے۔
3. ثواب کے اعتبار سے تیسرے نمبر پر مینڈھا / بکرا / دنبہ ذبح کرنا ہے۔
4. اگر گائے اور اونٹ کی قربانی میں اور حصہ دار شامل ہوں تو مینڈھا / بکرا / دنبہ کی قربانی ان حصوں کی نسبت افضل ہے۔

قربانی کیلئے کتنے جانور ذبح کرنے چاہیں

اگر ریا کاری اور دکھاوا مقصود نہ ہو تو ایک سے زیادہ جانوروں کی قربانی دی جا سکتی ہے۔

(مسلم:5087[1966]، ابن ماجہ:3147، ترمذی:1505، المؤطا:1058)

ریا کاری سے اجتناب کرنا چاہیے

تابعی سیّدنا عطاء بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے سیّدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں قربانیاں کس طرح ہوتی تھیں؟ تو انہوں نے فرمایا: "نبی ﷺ کے زمانہ مبارک میں آدمی اپنی طرف سے ایک بکری قربان کر دیا کرتا

تھا۔ بعد میں لوگ فخر (کے طور پر زیادہ جانور ذبح) کرنے لگے تو حال یہ ہو گیا جو آپ دیکھ رہے ہیں۔" (ابن ماجہ:3147، ترمذی:1505، المؤطا:1058)

قربانی کے جانور میں حصہ داری

- اونٹ کی قربانی میں زیادہ سے زیادہ سات افراد تک شامل ہو سکتے ہیں۔

(مسلم:3185-3188[1318]، ابوداؤد:2807-2809، ابن ماجہ:3132,3131، ترمذی:1503,904، المؤطا:1057)

- گائے کی قربانی میں زیادہ سے زیادہ سات افراد تک شامل ہو سکتے ہیں۔

(مسلم:3185[1318]، ابو داؤد:2807-2809، ابن ماجہ:3132,3131، ترمذی:1503، النسائی:4389، المؤطا:1057، احمد:304/3)

- مینڈھا / چھترا / بکرا ایک ہی صاحب استطاعت فرد کی طرف سے ذبح کیا جا سکتا ہے۔

(بخاری:557,556، مسلم:5064-5078[1960,1961]، ابو داؤد:2810، ابن ماجہ:3147، ترمذی:1521، المؤطا:1058)

قربانی کا گوشت ذخیرہ کرنا

- اُم المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول ﷺ نے قربانی کا گوشت سنبھال رکھنے سے لوگوں کے فقر و فاقہ کی وجہ سے منع فرمایا تھا، پھر اجازت دے دی۔

(بخاری:5570,5423، مسلم:5103[1971]، ابن ماجہ:3159، ابو داؤد:2812، النسائی:4431، المؤطا:1055، احمد:331/3)

- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"میں نے تم کو قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع کیا تھا، اب کھاؤ اور ذخیرہ کرو"۔ (بخاری:1719، مسلم:5104-5107[972]، ابن ماجہ:3160، ابوداؤد:2813، النسائی:4426، المؤطا:1054، احمد:388/3)

- اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ قربانی کا گوشت کھاؤ، صدقہ کرو اور رکھ بھی لو۔

(بخاری:3997، مسلم:5108[1973]، ابو داؤد:2812، المؤطا:1056، النسائی:4236-27، ابن ماجہ:3160، احمد:38/3)

قربانی کب تک کی جا سکتی ہے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"سارے ایامِ تشریق ذبح کے دن ہیں"۔ (احمد 61/3)

وضاحت ایامِ تشریق قربانی کا وقت 10 ذوالحجہ بعد از نمازِ عید تا 13 ذوالحجہ (قبل از غروب آفتاب) ہے۔

قربانی کے جانور ذبح کرنے کا طریقہ اور آداب

ابن جریج رحمہ اللہ نے سیّدنا عطاء رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ نحر کرنے کی جگہ سینے کے اوپر کے حصہ ہی میں ہوسکتا ہے، اور ذبح کرنے کی جگہ حلق ہے۔ اللہ ربّ العزت نے گائے کو ذبح کرنے کا ذکر سورۃ البقرہ میں کیا ہے۔

سیّدنا عطاء رحمہ اللہ نے مزید فرمایا کہ ذبح کرنا گردن کی رگوں کو کاٹنا ہے۔ سیّدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حرام مغز کاٹنے سے منع فرمایا۔

سیّدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا صرف گردن کی ہڈی تک رگوں کو کاٹا جائے اور چھوڑ دیا جائے تاکہ جانور ٹھنڈا ہو جائے۔

سیّدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ذبح حلق میں بھی کیا جاسکتا ہے اور سینہ کے اوپر کے حصہ میں بھی۔

سیّدین ابن عمر، ابن عباس اور انس رضی اللہ عنہم نے کہا کہ اگر (چھری تیز ہونے کی وجہ سے) گردن کٹ جائے تو کوئی حرج نہیں۔ (صحیح بخاری: باب النحر و ذبح: قبل از حدیث:5510)

وضاحت

ذبح — اللہ کے حلال کردہ جانوروں کا حلق اور رگیں کاٹنا ذبح کہلاتا ہے۔

نحر — سینے کے بالائی حصے (لبہ) میں چھرا / نیزہ گھونپنے کو کہتے ہیں۔

لبہ — وہ گہری جگہ Depression ہے جو گردن کی جڑ اور سینہ کے درمیان ہوتا ہے۔

اونٹ کو نحر کیا جاتا ہے اور دوسرے جانوروں کو ذبح کیا جاتا ہے۔

قربانی عیدگاہ میں ذبح کرنا

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ اپنی قربانی عیدگاہ ہی میں ذبح

کیا کرتے تھے۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسے ہی کیا کرتے تھے۔

(بخاری 5551-5552، ابو داؤد 2811، ابن ماجہ 3161، النسائی 1590)

جانور ذبح کرنے کا اوزار

✔ فرمان رسولِ کریم ﷺ ہے:

"جب ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو۔ ذبح کرنے والے کو چاہیے کہ اپنی چھری تیز کر لے اور اپنے جانور کو راحت پہنچائے"۔ (مسلم 5055[1955]، ابو داؤد 2814)

✔ چھری اگر نہ ملے تو تیز دھاری پتھر، لکڑی کے تیز چھلکے یا لاٹھی کے تیز پھٹے سے ذبح کیا جاسکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"پھرتی دکھا یا جلدی کر، جو چیز بھی جانور کا خون بہادے اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اسے کھاؤ، لیکن دانت یا ناخن (ذبح کرنے کیلئے) استعمال نہ کئے گئے ہوں"۔

(بخاری 5498، مسلم 5092-5096[1968]، ابو داؤد 2821)

ذبح کرتے وقت جانور کی گردن پر پاؤں رکھنا

اللہ کے نبی ﷺ چھترہ / دنبہ ذبح کرتے وقت اپنا پاؤں جانور کی گردن پر رکھتے تاکہ ذبح کرتے وقت وہ ہل نہ سکے۔ (بخاری 5564,5565، ابو داؤد 2794، ترمذی 1494)

ذبح کرتے وقت جانور کا رخ قبلہ کی طرف کرنا

ذبح کرتے وقت قربانی کے جانور کا رخ قبلہ کی طرف کرنا چاہیے۔

(ابو داؤد 2795، ابن ماجہ 3121، احمد 375/3)

ذبح کرتے وقت تکبیر پڑھنا اور دُعا کرنا

قربانی کے جانور کو ذبح کرتے وقت بسم اللہ اور تکبیر اور مسنون دُعا پڑھنی چاہیے۔

بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ! تَقَبَّلْ مِنْ (یہاں قربانی کرنے والے کا نام لیا جائے)
(مسلم:5091[1967]، ابو داؤد:2792)

یا

بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ (بخاری:7399,5565، ابو داؤد:2794، ترمذی:1494)

یا

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَ الْاَرْضَ عَلٰی مِلَّةِ اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ، اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَ بِذٰلِكَ أُمِرْتُ، وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ، اَللّٰهُمَّ! مِنْكَ وَ لَكَ عَنْ [یہاں قربانی کرنے والے کا نام لیا جائے] بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ (ابو داؤد:2795، ابن ماجہ:3121، احمد:3/375)

متفرق مسائل

فوت شدہ کی طرف سے قربانی کرنا

رسول اللہ ﷺ قربانی کرتے وقت دُعا میں کہا کرتے تھے:

"اے اللہ! محمد، آلِ محمد اور اُمتِ محمد کی طرف سے قبول فرما"۔

(مسلم: 5087,5091[1966,1967]، ابو داؤد: 2792)

"اے اللہ! یہ (قربانی) تیری (ہی عطا کردہ) ہے اور تیرے ہی لئے ہے، (تو) اسے محمد اور اس کی اُمت کی طرف سے قبول فرما"۔ (ابو داؤد: 2795، ابن ماجہ: 3121، احمد: 375/3)

وضاحت اگر میّت اللہ کی راہ میں صدقہ وخیرات دیتی رہی ہو تو میّت کی طرف سے صدقہ کرنا جائز ہے۔ لہٰذا میّت کی طرف سے قربانی بھی کی جا سکتی ہے۔

قربانی کے جانور کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا

قربانی کے جانور کو خود ذبح کرنا افضل ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ اپنے دست مبارک سے قربانی کے جانور "نحر" یا "ذبح" کیا کرتے تھے۔

(بخاری: 5565,7399، مسلم: 5091[1967]، ابوداؤد: 2792-2795، ترمذی: 1494، ابن ماجہ: 3121، احمد: 375/3)

قربانی نیابتاً کسی سے ذبح کروانا

قربانی کے جانور کو نیابتاً بھی کسی سے یا قصاب سے ذبح کرایا جا سکتا ہے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے 37 اونٹ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے نحر کروائے۔

(مسلم: 2950[1218]، ابن ماجہ: 3074، ابوداؤد: 1764، احمد: 159,160/1)

قصّاب کو کھال یا گوشت اجرت میں دینا جائز نہیں

قصاب کو بطور اجرت ذبیحہ کا گوشت یا کھال دینا جائز نہیں۔ اسے مزدوری علیحدہ دی جائے۔ (بخاری: 1716، مسلم: 3180[1317]، ابوداؤد: 1769، ابن ماجہ: 3099)

پورے کنبہ کی طرف سے قربانی

ایک ہی گھر میں رہتے ہوئے جہاں ایک ہی جگہ کھانا پکتا ہو، گھر کے سربراہ کی طرف سے دی ہوئی قربانی گھر کے باقی افراد کے لئے کفایت کر جاتی ہے۔
(ابن ماجہ:3147، ترمذی:1505)

چھترہ یا گائے ذبح کرتے وقت چھری کہاں پھیری جائے؟

چھترہ / بکرا / دنبہ اور گائے ذبح کرنے کی جگہ حلق اور لبہ ہے۔ (بخاری: قبل از حدیث:5510)

اونٹ کی قربانی کیسے کرنی چاہیے؟

اونٹ یا اونٹنی کو کھڑا کر کے ایک پاؤں باندھ کر نحر کرنا سنت رسول ﷺ ہے۔
(بخاری:1713، مسلم:3193[1320]، ابوداؤد:1768)

قربانی کے جانور کے پیٹ کے بچے کا مسئلہ

قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کے بعد اگر اس کے پیٹ سے مکمل بچہ نکل آئے (اور وہ مر چکا ہو) تو، فرمان رسول ﷺ ہے:

"اگر چاہو تو کھا لو۔ بلاشبہ اس کی ماں کا ذبح کرنا ہی اس کے لئے ذبح ہے۔"
(ابوداؤد:2828,2827، ترمذی:1476، ابن ماجہ:3199)

وضاحت قربانی کے جانور کے پیٹ سے بچہ زندہ نکل آئے تو قربانی مکمل کرنے کے لئے اسے بھی لازماً ذبح کرنا ہوگا۔

ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا بھول جانا

ذبح کرتے وقت اگر بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو ایسا جانور حلال ہے، کیونکہ اُمت محمد ﷺ کو بھول چوک معاف ہے۔ (ابن ماجہ:2043-2045)

وضاحت کیونکہ نیت خالص اللہ کی رضا کے لئے قربانی کرنا ہے۔

ذبح کرتے وقت گردن علیحدہ ہو جانا

ذبح کرتے وقت چھری کی تیزی کی وجہ سے گردن علیحدہ ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔

(بخاری: قبل از حدیث: 5510)

قربانی کی کھالیں

قربانی کی کھالوں کا مصرف بھی وہی ہے جو کہ زکوٰۃ کا ہے۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہیں اللہ کے نبی ﷺ نے قربانی کے جھول اور چمڑے کو صدقہ کرنے کا حکم دیا تھا۔

(بخاری: 1716,1707، مسلم: 3168,3167[1310]، ابوداؤد: 1769، ابن ماجہ: 3099)

کیا غیر مسلم کو قربانی کا گوشت دیا جا سکتا ہے؟

غیر مسلم کو قربانی کا گوشت بھی دیا جا سکتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

فَكُلُوْا مِنْهَا وَ اَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَ الْمُعْتَرَّ (الحج: 36/22)

[پھر اس میں سے (خود بھی) کھاؤ اور قناعت کرنے والے (محتاج) کو اور مانگنے والے (محتاج) کو بھی کھلاؤ]۔

مصادر و ماخذ

عید الاضحیٰ [عشرہ ذوالحجہ کی فضیلت اور قربانی کے مسائل] کی تالیف وتخریج کیلئے مندرجہ ذیل کتب سے افادہ کیا گیا ہے۔

① قرآن کریم —— تَنْزِيلٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
② صحیح بخاری —— ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ
③ صحیح مسلم —— مسلم بن حجاج قشیری نیساپوری رحمۃ اللہ علیہ
④ سنن ابوداؤد —— ابوداؤد سلیمان بن اشعث بن اسحاق ازدی بجستانی رحمۃ اللہ علیہ
⑤ جامع ترمذی —— ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ
⑥ سنن نسائی —— ابوعبدالرحمٰن احمد بن علی نسائی رحمۃ اللہ علیہ
⑦ سنن ابن ماجہ —— ابوعبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی رحمۃ اللہ علیہ
⑧ المؤطاء مالک —— ابوعبداللہ مالک بن انس بن مالک اصبحی رحمۃ اللہ علیہ
⑨ مسند احمد —— ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل شیبانی رحمۃ اللہ علیہ

نوٹ: حوالہ جات ② تا ⑦ "الکتب الستۃ" (مجلد واحد) صحاح ستہ (ایک جلد میں) طبع شدہ دارالسلام لاہور سے لئے گئے ہیں۔

ISBN 978-969-8738-07-5

پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز
ولایت سنز (پبلشرز) محمدی ہاؤس، 14-ایبٹ روڈ لاہور۔ 54000 پاکستان
فون: 6311513, 6311514 - 042 فیکس: 6311512 - 042